شفاء الوالہ

از

اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیشکش : الرضا پبلیکیشن ۳۷، میمن واڑہ روڈ، ممبئی ۳

شائع کردہ رضا اکیڈمی ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

Scanned with OKEN Scanner

رضا اکیڈمی

شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونعالہ
د ۱ ھ ج ۱۳

شفاء الوالہ

(کشیالوی)

قدم شریف اور مقاماتِ مقدسہ کے نقشے بنانا جائز

ہر جاندار خصوصاً اولیاء کرام کی تصویریں بنانا گناہ ہیں

تصنیف
اعلیحضرت امام اہلِ سنت مجدد دین وملت
مولانا شاہ احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵۲ ر ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹
فیکس: ۶۶۶۵۹۲۳۶ فون: ۶۶۳۴۲۱۵۶_۰۲۲

رضا اکیڈمی

(ب)

سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۴۷

نام کتاب ـــــــ شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ و نعالہ

مصنف ـــــــ اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر ـــــــ رضا اکیڈمی ۲۶، کامبیکر اسٹریٹ بمبئی ۳

سن اشاعت ـــــــ ۱۴۱۸ھ ۱۹۹۸ء

طباعت ـــــــ رضا آفسٹ بمبئی ۳

15/- پندرہ روپیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ چند

ہم اہلِ سنت کیلئے یہ بات بڑی شرم کی ہے کہ سیدنا سرکار اعلیٰحضرت امام اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ۶۸ سالہ عمر شریف میں جو سرمایۂ علم و فن چھوڑا تھا، آج ان کے وصال کو ۸۰ سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور ہم ان کی خدمات کو دنیا کے سامنے پیش بھی نہ کر سکے۔ ہاں ہمارے اکابر حضور مفتی اعظم، حضرت صدر الشریعہ اور مولانا حسنین رضا خاں ابن استاذ زمن مولانا حسن رضا خاں، منشی لعل محمد مدراسی، قاضی عبدالوحید فردوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ نے اعلیٰحضرت کی جتنی تصانیف شائع کی ہیں وہ ہمیشہ یاد رہیں گی کیوں کہ ان سے پہلے کسی نے اعلیٰحضرت پر کوئی کام ہی نہیں کیا ہے۔ پھر کافی زمانہ تک خاموشی چھائی رہی اور تصانیفِ اعلیٰحضرت کو شائع کرنے میں ہم اہلِ سنت سست رہے اور ہماری توجہ جلسوں، کانفرنسوں کی طرف زیادہ ہوگئی۔ ابھی چند سالوں سے الحمدُ للہ پھر بیداری پیدا ہوئی ہے اور تصانیف اعلیٰحضرت کو شائع کرنے کا سلسلہ پھر زور و شور سے شروع ہو گیا ہے ہندوستان اور پاکستان کے بعض ادارے جیسے "المجمع الاسلامی مبارکپور"۔ "جامعہ نظامیہ لاہور" "ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی" اور "رضا اکیڈمی مانچسٹر" قابلِ ذکر ہیں۔

رضا اکیڈمی پر سیدنا سرکار حضور مفتی اعظم کا کرم خاص ہے کہ اس نے اب تک ۱۱۶ کتابیں شائع کر چکی ہے اور اب ۱۰۰ کتابیں وہ بھی صرف اعلیٰحضرت کی شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ انھیں کتابوں میں سے ایک کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ۱۰۰ کتابوں کا جمع کرنا بھی بڑا مسئلہ تھا لیکن نبیرۂ اعلیٰحضرت حضرت مولینا محمد توصیف رضا خاں صاحب، مولانا محمد شریف قادری صاحب لاہور، مولانا محمد شہاب الدین رضوی صاحب، مولانا عبدالستار ہمدانی صاحب، جناب محمد علی رضوی صاحب وغیرہ نے ہمارا تعاون کیا۔ ان کتابوں کا اجرا ۱۰ شوال ۱۴۱۸ھ کو بمبئی میں ہوگا۔ اس میں رضا اکیڈمی کی جانب سے نائب حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی، بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب مبارکپوری، حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب ناگپوری، حضرت علامہ ارشد القادری صاحب، اور حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین صاحب امجدی کو ان کی دینی و مذہبی اور مسلکِ اعلیٰحضرت کی ترویج و اشاعت میں نمایاں خدمات پر "امام احمد رضا ایوارڈ" پیش کیا جائے گا۔

دعا فرمائیں کہ رب تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم اراکینِ رضا اکیڈمی کو مسلکِ اعلیٰحضرت کا سچا و پکا خادم بنائے۔

اسیر مفتی اعظم
محمد سعید نوری
بانی و سکریٹری جنرل رضا اکیڈمی۔ ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۸ ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔

مسئلہ از ریاست ریوان مرسلہ مولوی عبد الرحیم خاں ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ

مَا قَوْلُکُمْ اَیُّہَا الْعُلَمَاءُ الْکِرَامُ فِیْ ھٰذِہِ الْمَسَائِلِ؟

۱۔ بنانا تصویر آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بغرض حصول ثواب زیارت کے درست و جائز ہے یا نہ اور بنانے والا اور خریدار مثوب ہوگا یا نہیں؟

۲۔ اگر کوئی تصویر آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم و تصویر براقِ نبوی و نیز تصویر حضرت جبریل علیہ السلام بنا کر یا بنوا کر واسطے حصول ثوابِ زیارت کے اپنے پاس رکھے اور اکثر مجالسِ میلادِ نبوی میں تصاویر مذکورین کو بہ تکلّف تام نمائشاً بوقت ذکر معراج شریف حاضرینِ مجلس کے روبرو پیش کرے اور یقین اِس امر کا دِلائے کہ گویا حضور معراج کو تشریف لئے جاتے ہیں اور لوگوں کو لمس و بوسہ کے لئے ہدایت و فہمائش کرے تو یہ فعل اس کا شرعاً جائز ہو سکتا ہے اور امورِ مندرجۂ سوالِ دوم مشروع ہوں گے یا غیر مشروع؟

۳۔ نقشۂ روضۂ مقدسہ آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم بغرضِ حصولِ ثوابِ زیارت بنوا کر اپنے پاس رکھنا اور یہ گمان کرنا کہ جس طرح اصل کی تعظیم و تکریم سے ہم کو ثواب حاصل ہوتا ہے تعظیمِ نقل و شبیہ سے بھی ثواب حاصل ہوتا ہے، کیسا ہے، جائز یا کیا؟ اور دلائل الخیرات میں جو نقشۂ روضۂ مطہّرہ دیا گیا ہے در اصل دینا چاہئے یا نہیں؟

۴۔ بصورتِ ناجوازی و غیر مشروع ہونے تصاویر کے ان تصاویر کو کیا کرنا چاہئے اور نقشۂ روضۂ مطہّرہ دلائل الخیرات میں سے نکال دینا بہتر ہوگا یا بدستور باقی و

قائم رکھنا؟

اَفْتُوْنَا بِالصَّوَابِ وَاسْقُوْنَا بِالْجَوَابِ تُوْجَرُوْا بِالْاَجْرَيْنِ وَ تُكْرَمُوْا فِي الدَّارَيْنِ۔

الجواب

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ نَبِيِّ الْحَمْدِ وَ اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْخِيَارِ الْعَمَدِ اَسْئَلُكَ حُسْنَ الْاَدَبِ وَصِدْقَ الْحُبِّ لِحَبِيْبِكَ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ رَبِّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝

اللہ عزوجل پناہ دے ابلیسِ لعین کے مکائد سے، سخت تر کید یہ ہے کہ آدمی سے حسنات کے دھوکے میں سیّئات کراتا ہے اور شہد کے بہانے زہر پلاتا ہے والعیاذ باللہ رب العلمین۔

اُس مسکین نے تینوں تصویراتِ مذکورہ بنانے والے، ان کی زیارت ولمس و تقبیل کرانے والے نے گمان کیا کہ وہ حضورِ پُرنور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا حقِ محبّت بجا لاتا اور حضور کو راضی کرتا ہے حالانکہ حقیقۃً وہ اپنی ان حرکاتِ باطلہ سے حضورِ اقدس سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی صریح نافرمانی کر رہا ہے۔ اس پر پہلے ناراض ہونے والے حضور والا ہیں، صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم۔

حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے ذی روح کی تصویر بنانا، بنوانا، اعزازاً اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا اور اس پر سخت سخت وعیدیں ارشاد کیں اور ان کے دور کرنے، مٹانے کا حکم دیا۔

احادیث اِس بارے میں حدِّ تواتر پر ہیں، یہاں بعض مذکور ہوتی ہیں:

حدیث ۱ : صحیحین و مسندِ امامِ احمد میں حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ [1]

" ہر مصوّر جہنم میں ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی ---------- ایک مخلوق پیدا کرے گا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کرے گی "

حدیث ۲ : انہیں میں حضرتِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ [2]

" بے شک نہایت سخت عذاب روزِ قیامت تصویر بنانیوالوں پر ہے "

حدیث ۳ : انہی میں حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً [3]

" اللہ عزوجل فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بنائے ہوئے کی طرح

---

[1] و : مسلم بن حجاج القشیری، امام : صحیح مسلم — اسلام آباد — ۲۰۲/۲

ب : احمد بن حنبل — مسند — بیروت — ۳۰۸/۱

[2] مسلم بن حجاج القشیری، امام : صحیح مسلم — اسلام آباد — ۲۰۱/۲

[3] 〃 〃 : 〃 〃 〃 — ۲۰۲/۲

بنانے چلے، بھلا کوئی چیونٹی یا گیہوں یا جَو کا دانہ تو بنا دیں۔"

حدیث ۴ : صحیحین و سننِ نسائی میں حضرتِ عبداللہ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اِنَّ الَّذِیْنَ یَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُقَالُ لَهُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ [1]

"بے شک یہ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت میں عذاب کیے جائیں گے، ان سے کہا جائے گا یہ صورتیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو۔"

حدیث ۵ : مسندِ احمد و صحیحین و سننِ نسائی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِی الدُّنْیَا کُلِّفَ اَنْ یَّنْفُخَ فِیْهَا الرُّوْحَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَیْسَ بِنَافِخٍ [2]

"جو کوئی دنیا میں تصویر بنائے تو اسے قیامت کے دن اس میں روح پھونکنے کا پابند کیا جائے گا، یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے اور نہ پھونک سکے گا۔"

حدیث ۶ : مسندِ احمد و جامع ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

یَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَهٗ عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ

---

[1] ا : مسلم بن حجاج القشیری، امام : صحیح مسلم — اسلام آباد — ۲/۲۰۱

ب : محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام : صحیح بخاری — " — ۲/۸۸

[2] ا : مسلم بن حجاج القشیری، امام : صحیح مسلم — " — ۲/۲۰۲

ب : محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام : صحیح بخاری — " — ۲/۸۸۱

وَ اُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَ لِسَانٌ تَنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَ بِكُلِّ مَنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ بِالْمُصَوِّرِيْنَ [1]

" قیامت کو جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی دیکھنے والی اور دو کان سننے والے اور ایک زبان کلام کرتی، وہ کہے گی میں تین فرقوں پر مسلط کی گئی ہوں ہر ظالم ہٹ دھرم پر جو اللہ کا شریک بتاتے اور تصویر بنانے والے پر "

ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

حدیث ۷ : امام احمد، مسند اور طبرانی، معجم کبیر اور ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اِنَّ اَشَدَّ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ اَوْ اِمَامٌ جَائِرٌ وَهٰؤُلَاءِ الْمُصَوِّرُوْنَ [2] وَ لَفْظُ اَحْمَدَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ اَوْ رَجُلٌ يُضِلُّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَوْ مُصَوِّرٌ يُصَوِّرُ التَّمَاثِيْلَ [3]

" بے شک روزِ قیامت سب دوزخیوں میں سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل فرمایا یا بادشاہ ظالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو بہکانے لگے اور ان تصویر بنانیوالوں پر "

---

[1] محمد بن عیسےٰ الترمذی، امام : جامع ترمذی — نور محمد کراچی — ۳۶۹

[2] احمد بن عبداللہ ابی نعیم : حلیۃ الاولیاء — بیروت — ۱۲۲/۴

[3] سلیمان بن احمد الطبرانی : المعجم الکبیر — " — ۲۶۰/۱۰

حدیث ۸ : بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا أَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ أَوْ قَتَلَ أَحَدٌ وَّالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ [1]

" بے شک روزِ قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی اسے جہاد میں قتل فرمائے یا جو اپنی ماں یا باپ کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پڑھ کر گمراہ ہو "

حدیث ۹ : امام مالک و امام احمد و امام بخاری و امام مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی :

قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَاٰهُ (رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَتَكَهٗ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ وَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهِئُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلشَّيْخَيْنِ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ

---

[1] احمد بن حسین البیہقی، امام : شعب الایمان بیروت ۱۹۷/۶

الْمَلٰئِكَةُ[1] وَفِي أُخْرٰى لَهُمَا تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ وَقَالَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُصَوِّرُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ[2]

"یعنی رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سفر سے تشریف فرما ہوئے تھے، میں نے ایک دروازے پر تصویر دار پردہ لٹکایا، جب حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے، اسے ملاحظہ فرما کر رنگ چہرۂ انور کا بدل گیا، اندر تشریف نہ لائے، ام المؤمنین فرماتی ہیں، میں نے عرض کی یارسول اللہ میں اللہ کی طرف اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا خطا ہوئی؟ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ پردہ اُتار کر پھینک دیا اور فرمایا اے عائشہ اللہ تعالےٰ کے یہاں سخت تر عذاب روز قیامت ان مصوّروں پر ہے جو خدا کے بنانے کی نقل کرتے ہیں، ان پر روزِ قیامت عذاب ہوگا، ان سے کہا جائے گا یہ جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو جس گھر میں یہ تصویریں ہوتی ہیں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔"

حدیث ۱۰: ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابنِ حبان حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ لِيْ مُرْ بِرَأْسِ التَّمَاثِيْلِ يُقْطَعْ فَتَصِيْرُ كَهَيْأَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَيُقْطَعْ فَيُجْعَلُ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَئَانِ هٰذَا مُخْتَصَرٌ[3]

---

[1] مسلم بن حجاج القشیری، امام: صحیح مسلم، اسلام آباد ۲۰۱/۲

[2] محمد بن یزید، امام: سنن ابن ماجہ، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲۶۸

محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام: صحیح بخاری، قدیمی کتب خانہ، کراچی ۸۸۱/۲-۸۸۰

[3] سلیمان بن اشعث ابوداؤد، امام: سنن ابوداؤد، اسلام آباد ۲۱۷/۲

"میرے پاس جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی حضور مورتوں کو حکم دیں کہ ان کے سر کاٹ دئے جائیں کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں اور تصویر دار پردے کو حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈال کر پاؤں سے روندی جائیں۔"

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث ۱۱ تا ۱۴ : صحیح بخاری میں حضرتِ عبداللہ بن عمر اور صحیح مسلم میں حضرتِ ام المؤمنین صدیقہ اور نیز اسی میں حضرتِ ام المؤمنین میمونہ اور مسندِ امام احمد میں بسندِ صحیح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، حضرتِ جبریلِ امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی :

اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃٌ [1]

"ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔"

حدیث ۱۵ : احمد و نسائی و ابنِ ماجہ و ابنِ خزیمہ و سعید بن منصور حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبریلِ امین نے عرض کی :

اِنَّہَا ثَلٰثٌ لَمْ یَلِجْ مَلَکٌ مَادَامَ فِیْہَا کَلْبٌ اَوْ جَنَابَۃٌ اَوْ صُوْرَۃُ رُوْحٍ [2]

---

[1] د، مسلم بن حجاج القشیری، امام : صحیح مسلم — اسلام آباد — ۲۰۰/۲

ب، محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام : صحیح بخاری — نور محمد، کراچی — ۸۸۱/۲

[2] احمد بن شعیب النسائی : سنن نسائی — 〃

"تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان میں سے ایک بھی گھر میں ہوگی، کوئی فرشتہ رحمت و برکت کا اُس گھر میں داخل نہ ہوگا، کُتّا، جُنُب یا جاندار کی تصویر۔"

حدیث ۱۶، ۱۷: مسند احمد و صحیح بخاری و مسلم و جامع ترمذی و سنن نسائی و ابنِ ماجہ میں حضرت ابوطلحہ اور سنن ابی داؤد و نسائی و صحیح ابنِ حبان میں حضرت امیر المؤمنین مولےٰ علی رضی اللہ عنہما سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ [1]

"رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتّا یا تصویر ہو۔"

حدیث ۱۸: نسائی و ابنِ ماجہ و شاشی و ابویعلےٰ اور ابونعیم، حلیہ اور ضیا صحیح مختارہ میں امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے راوی:

صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ فَرَاٰى تَصَاوِيْرَ فَرَجَعَ (زاد الاربعۃ الاخیرون) فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَجَعَكَ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ قَالَ اِنَّ فِي الْبَيْتِ سِتْرًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ [2]

"میں نے حضور پُر نور صلوات اللہ تعالےٰ وسلامہٗ علیہ کی دعوت کی، حضور تشریف فرما ہوئے، پردے پر کچھ تصویریں بنی دیکھیں، واپس تشریف لے گئے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر نثار کس سبب سے

---

[1] و: محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام: صحیح بخاری، نور محمد، کراچی ۸۸۱/۲

ب: مسلم بن حجاج القشیری، امام: صحیح مسلم، اسلام آباد ۲۰۰/۲

ج: احمد بن شعیب النسائی: سنن نسائی، ایچ ایم سعید، کراچی ۱۷۳/۲

[2] " " " " " " : " " ۲۵۶/۲

حضور واپس ہوئے فرمایا گھر میں پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔"

حدیث ۱۹: صحیح بخاری و سنن ابی داؤد میں ام المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ہے:

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَتْرُکُ فِیْ بَیْتِہٖ شَیْئًا فِیْہِ تَصَالِیْبُ اِلَّا نَقَضَہٗ [1]

"نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اسے بے توڑے نہ چھوڑتے۔"

حدیث ۲۰: مسلم و ابوداؤد و ترمذی حبّان بن حصین سے راوی:

قَالَ لِیْ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَلَا اَبْعَثُکَ اِلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَہٗ وَلَا قَبْرًا مُّشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَہٗ [2]

"مجھ سے امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مامور فرما کر بھیجا کہ جو تصویر دیکھو، اسے مٹا دو اور جو قبر حدِ شرع سے اونچی پاؤ، اُسے حدِ شرع کی برابر کر دو۔"

بلندیٔ قبر میں حدِّ شرع ایک بالشت ہے۔ رواہ ابو یعلٰی وابن جریر

---

[1] ا: محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام: صحیح بخاری — نور محمد، کراچی — ۸۸۰/۲

ب: سلیمان بن اشعث ابوداؤد: سنن ابوداؤد — اسلام آباد — ۲۱۶/۲

[2] ا: مسلم بن حجاج القشیری، امام: صحیح مسلم — 〃 — ۳۱۲/۱

ب: احمد بن علی ابویعلٰی: مسند ابویعلٰی — بیروت

فلم یستحیا حبان انما قال عن علیؓ ان دعا صاحب شرطۃ فقال لہ فذکرا بمعناہ۔

حدیث ۲۱: امام احمد بسندِ جیّد امیر المؤمنین کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ایک جنازے میں تھے، حضور نے ارشاد فرمایا:

اَیُّکُمْ یَنْطَلِقُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَلَا یَدَعُ بِھَا وَثَنًا اِلَّا کَسَرَہٗ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّاہُ وَلَا صُوْرَۃً اِلَّا لَطَخَھَا [1]

"تم میں کون ایسا ہے کہ مدینے جاکر ہر بُت کو توڑ دے اور ہر قبر برابر کر دے اور ہر تصویر مٹا دے؟"

ایک صاحب نے عرض کی میں یا رسول اللہ! فرمایا تو جاؤ، وہ جاکر واپس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے سب بُت توڑ دئے اور سب قبریں برابر کر دیں اور سب تصویریں مٹا دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَادَ اِلٰی صَنْعَۃِ شَیْءٍ مِنْ ھٰذَا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ [2]

"اب جو یہ سب چیزیں بنائے گا وہ کفر و انکار کرے گا اس چیز کے ساتھ جو محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی" والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔

مسلمان بنظرِ ایمان دیکھے کہ صحیح و صریح حدیثوں میں اس پر کیسی سخت سخت وعیدیں فرمائی گئیں اور یہ تمام احادیث عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلاً کسی تصویر کسی طریقے کی

---

[1] علی بن ابی بکر الہیثمی: مجمع الزوائد، بیروت، ۱۷۲/۵

[2] ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍

ب: احمد بن حنبل، امام: مسند امام احمد ؍؍ ۸۷/۱

تخصیص نہیں تو معظّمینِ دین کی تصویروں کو ان احکامِ خدا و رسول سے خارج گمان کرنا محض باطل و وہمِ عاطل ہے بلکہ شرعِ مطہّر میں زیادہ شدّتِ عذاب تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے اور خود ابتدائے بت پرستی اسی تصویراتِ معظّمین سے ہوئی۔

قرآنِ عظیم میں جو پانچ بتوں کا ذکر سورۂ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا وَدّ، سُواع، یَغوث، یَعوق، نَسر۔ یہ پانچ بندگانِ صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد باغوائے ابلیسِ لعین ان کی تصویریں بنا کر مجلسوں میں قائم کیں پھر بعد کی آنیوالی نسلوں نے انہیں معبود سمجھ لیا صحیح بخاری شریف میں حضرتِ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

وَدٌّ وَّ سُوَاعٌ وَّ یَغُوْثُ وَ یَعُوْقُ وَ نَسْرٌ اَسْمَآءُ رِجَالٍ صَالِحِیْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ فَلَمَّا هَلَكُوْا اَوْحَى الشَّیْطٰنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ اَنِ انْصِبُوْا اِلٰى مَجَالِسِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا یَجْلِسُوْنَ اَنْصَابًا وَّ سَمُّوْهَا بِاَسْمَآئِهِمْ فَفَعَلُوْا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ اُولٰٓئِكَ وَ تَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ هٰذَا مُخْتَصَرٌ[1]

بایں ہمہ اگر وساوس و ہواجس[2] تسکین نہ پائیں تو احادیثِ صحیحہ صریحہ سے خاص تصاویرِ معظمین کا جزئیہ لیجئے۔

حدیث ۲۲: صحیح بخاری شریف میں حضرتِ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

اَنَّهٗ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبَیْتَ فَوَجَدَ فِیْهِ صُوْرَةَ اِبْرَاهِیْمَ وَ صُوْرَةَ مَرْیَمَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَ

---

[1] محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام: صحیح بخاری — نور محمد، کراچی ۲/۳۲،

[2] دل میں گزرنے والے خیالات ۱۲

السَّلَامُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هُمْ فَقَدْ سَمِعُوْا اَنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ صُوْرَةٌ الحدیث هٰذَا لَفْظُهٗ فِی الْحَجِّ[1] وَفِی الْاَنْبِیَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاَی الصُّوَرَ فِی الْبَیْتِ لَمْ یَدْخُلْ حَتّٰی اَمَرَهَا فَمُحِیَتْ[2] الحدیث وفی المغازی فَاَخْرَجُوْا صُوْرَةَ اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ[3] الحدیث

هٰذِهٖ کُلُّهَا رِوَایَاتُ الْبُخَارِیِّ وَذَکَرَ ابْنُ هِشَامٍ فِیْ سِیْرَتِهٖ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَیْتَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَرَاَی فِیْهِ صُوَرَ الْمَلٰٓئِکَةِ وَغَیْرِهِمْ فَرَاَی اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مُصَوَّرًا فذکر الحدیث الی ان قال ثُمَّ اَمَرَ بِتِلْکَ الصُّوَرِ کُلِّهَا فَطُمِسَتْ[4]

اِن احادیث کا حاصل یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم روزِ فتح مکہ معظّمہ کے اندر تشریف فرما ہوئے اس میں حضرتِ ابراہیم و حضرتِ اسمٰعیل و حضرتِ مریم و ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہم کی تصویریں نظر پڑیں، کچھ بکیر دار[5] کچھ نقشِ دیوار حضورِ اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ویسے ہی پلٹ آئے اور فرمایا

---

[1] محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام : صحیح بخاری نور محمد، کراچی ۱/۴۷۳

[2] " " " : " " ۱/۴۷۳

[3] " " " : " " ۱/۲۱۸

[4] محمد بن عبد الملک بن ہشام : السیرۃ النبویہ لابن ہشام فاروقیہ ملتان ۲/۲۷۴

[5] مجسّم۔

خبردار ہو، بے شک ان بنانے والوں کے کان تک بھی یہ بات پہنچی ہوئی تھی کہ جس گھر میں کوئی تصویر ہو اس میں ملائکۂ رحمت نہیں جاتے، پھر حکم فرمایا کہ جتنی تصویریں منقوش تھیں، سب مٹادی گئیں اور جتنی مجسم تھیں سب باہر نکال دی گئیں، انہیں میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ وحضرت سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ صلی اللہ تعالٰی علی ابنہا الاکرم وعلیہما وبارک وسلم کی تصویریں بھی باہر لائی گئیں جب تک کعبۂ معظمہ سب تصاویر سے پاک نہ ہوگیا حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے قدمِ اکرم سے اسے شرف نہ بخشا۔"

حدیث ۲۳: مسند امام احمد میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے:

قَالَ كَانَ فِي الْكَعْبَةِ صُوَرٌ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنْ يَمْحُوَهَا فَبَلَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ..... ثَوْبًا وَمَحَاهَا بِهِ. فَدَخَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِيهَا شَيْءٌ۔

وفی حدیث عن الامام الواقدی فَتَرَكَ عُمَرُ صُوْرَةَ إِبْرَاهِيمَ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأٰى صُوْرَةَ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ يَا عُمَرُ أَلَمْ أُمُرْكَ أَنْ لَّا تَدَعَ فِيهَا صُوْرَةً ثُمَّ رَأٰى صُوْرَةَ مَرْيَمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ امْسَحُوا مَا فِيهَا مِنَ الصُّوَرِ قَالَ اللّٰهُ قَوْمًا يُصَوِّرُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُوْنَ [1]

حدیث ۲۴: عمر بن شیبہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

---

[1] احمد بن حنبل، امام: مسند احمد بن حنبل
[2] محمد بن عمر واقدی: المغازی للواقدی بیروت ۲/۸۳۴

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْکَعْبَۃَ فَاَمَرَنِیْ فَاَتَیْتُہٗ بِمَآءٍ فِیْ دَلْوٍ فَجَعَلَ یَبُلُّ الثَّوْبَ وَیَضْرِبُ بِہٖ عَلَی الصُّوَرِ وَیَقُوْلُ قَاتَلَ اللّٰہُ قَوْمًا یُصَوِّرُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُوْنَ [1]

حدیث ۲۵ : ابوبکر بن ابی شیبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی :

وَقَامَ الْمُسْلِمُوْنَ تَجَرَّدُوْا فِی الْاُزُرِ وَاَخَذُوا الدِّلَاءَ وَارْتَجَزُوْا عَلٰی زَمْزَمَ یَغْسِلُوْنَ الْکَعْبَۃَ ظَھْرَھَا وَبَطْنَھَا فَلَمْ یَدَعُوْا اَثَرًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِلَّا مَحَوْہُ وَغَسَلُوْہُ [2]

حاصل ان احادیث کا یہ ہے کہ کعبہ میں جو تصویریں تھیں، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ انہیں مٹادو، عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور دیگر صحابۂ کرام چادریں اتار اتار کر امتثالِ حکمِ اقدس میں سرگرم ہوئے۔ زمزم شریف سے ڈول بھر کر آتے اور کعبہ اندر باہر سے دھویا جاتا، کپڑے بھگو بھگو کر تصویریں مٹائی جاتیں یہاں تک کہ وہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹا دئے، جب حضورِ اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے خبر پائی کہ اب کوئی نشان باقی نہ رہا۔ اس وقت اندر رونق افروز ہوئے۔

اتفاق سے بعض تصاویر مثل تصویر ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وغیرہ کا نشان رہ گیا تھا، پھر نظر فرمائی تو حضرتِ مریم کی تصویر بھی صاف نہ دُھلی تھی، حضور پُر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ایک ڈول

---

[1] د۔ شہاب الدین ابوالفضل المعروف ابن حجر العسقلانی : فتح الباری مصطفی البابی مصر ۹/۷۸

ب عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ : مصنف ابن ابی شیبہ ادارۃ القرآن، کراچی ۸/۲۹۶، ۱۴/۴۹۰

[2] " " " : " " ۱۴/۴۹۴

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْکَعْبَۃَ فَاَمَرَنِیْ فَاَتَیْتُہٗ بِمَآءٍ فِیْ دَلْوٍ فَجَعَلَ یَبُلُّ الثَّوْبَ وَیَضْرِبُ بِہٖ عَلَی الصُّوَرِ وَیَقُوْلُ قَاتَلَ اللّٰہُ قَوْمًا یُصَوِّرُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُوْنَ [1]

حدیث ۲۵: ابوبکر بن ابی شیبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی:

وَقَامَ الْمُسْلِمُوْنَ تَجَرَّدُوْا فِی الْاُزُرِ وَاَخَذُوا الدِّلَاءَ وَارْتَجَزُوْا عَلٰی زَمْزَمَ یَغْسِلُوْنَ الْکَعْبَۃَ ظَھْرَھَا وَبَطْنَھَا فَلَمْ یَدَعُوْا اَثَرًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِلَّا مَحَوْہُ وَغَسَلُوْہُ [2]

حاصل ان احادیث کا یہ ہے کہ کعبہ میں جو تصویریں تھیں، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ انہیں مٹادو، عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور دیگر صحابۂ کرام چادریں اتار اتار کر امتثالِ حکمِ اقدس میں سرگرم ہوئے۔ زمزم شریف سے ڈول بھر کر آتے اور کعبہ اندر باہر سے دھویا جاتا، کپڑے بھگو بھگو کر تصویریں مٹائی جاتیں یہاں تک کہ وہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹا دیئے، جب حضورِ اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے خبر پائی کہ اب کوئی نشان باقی نہ رہا۔ اس وقت اندر رونق افروز ہوئے۔

اتفاق سے بعض تصاویر مثل تصویر ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وغیرہ کا نشان رہ گیا تھا، پھر نظر فرمائی تو حضرتِ مریم کی تصویر بھی صاف نہ دھلی تھی، حضورِ پُرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ایک ڈول

---

[1] ا۔ شہاب الدین ابوالفضل المعروف ابن حجر العسقلانی: فتح الباری — مصطفی البابی مصر ۹/۷۰۸

ب۔ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ: مصنف ابن ابی شیبہ — ادارۃ القرآن، کراچی ۸/۲۹۶، ۱۴/۴۲۹

[2] ۲ " " " " ۱۴/۲۹۴

پانی منگا کر بنفسِ نفیس کپڑا تر کے اُن کے مٹانے میں شرکت فرمائی اور ارشاد فرمایا، اللہ کی مار ان تصویر بنانے والوں پر۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے:

اَمَّا حَدِیْثُ اُسَامَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْکَعْبَۃَ فَرَأٰی صُوْرَۃَ اِبْرَاھِیْمَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَجَعَلَ یَمْحُوْھَا وَھُوَ مَحْمُوْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ بَقِیَتْ بَقِیَّۃٌ خَفِیَ عَلٰی مَنْ مَّحَاھَا اَوَّلًا [1]

حدیث ۲۶: صحیحین میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ہے:

لَمَّا اشْتَکَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ بَعْضُ نِسَآئِہٖ کَنِیْسَۃً یُقَالُ لَھَا مَارِیَۃُ وَکَانَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ وَاُمُّ حَبِیْبَۃَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَۃِ فَذَکَرَتَا مِنْ حُسْنِھَا وَتَصَاوِیْرَ فِیْھَا فَرَفَعَ رَأْسَہٗ فَقَالَ اُولٰٓئِکَ اِذَا مَاتَ فِیْھِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِہٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِیْہِ تِلْکَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِکَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰہِ [2]

"حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مرض میں بعض ازواجِ مطہرات نے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا اور حضرت ام المؤمنین ام سلمہ و ام المؤمنین ام حبیبہ ملکِ حبشہ میں ہو آئی تھیں۔ ان دونوں بیبیوں نے ماریہ کی خوبصورتی

---

[1] شہاب الدین ابو الفضل ابن حجر العسقلانی: فتح الباری — مصطفی البابی، مصر — ۹/۷۷

[2] ۱۔ محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام: صحیح بخاری — نور محمد، کراچی — ۱/۱۷۹

۲۔ مسلم بن حجاج القشیری، امام: صحیح مسلم — وزارۃ تعلیم اسلام آباد

اور اس کی تصویروں کا ذکر کیا۔ حضورِ انور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے سر انور اٹھا کر فرمایا، یہ لوگ جب ان میں کوئی نیک بندہ نبی یا ولی انتقال کرتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا کر اس میں تبرکاً اس کی تصویر لگاتے ہیں، یہ لوگ بدترین خلق ہیں۔"

فِی الْمِرْقَاۃِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَیْ مِنْ نَبِیٍّ اَوْ وَلِیٍّ تِلْکَ الصُّوَرُ اَیْ صُوَرُ الصُّلَحَاءِ تَذْکِیْرًا بِھِمْ وَتَرْغِیْبًا فِی الْعِبَادَۃِ لِاَجْلِھِمْ[1] الخ۔

حدیث ۲۷ امامِ بخاری کتاب الصلوٰۃ جامع صحیح میں تعلیقاً بلا قصہ اور عبدالرزاق و ابوبکر بن ابی شیبہ اپنے اپنے مصنّف اور بیہقی سنن میں اسلم مولیٰ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے موصولاً مع القصہ راوی، جب امیر المؤمنین ملکِ شام کو تشریف لے گئے، ایک زمیندار نے آکر عرض کی میں نے حضور کے لئے کھانا تیار کرایا ہے، میں چاہتا ہوں، حضور قدم رنجہ فرمائیں کہ ہم چشموں میں میری عزت ہو، امیر المؤمنین نے فرمایا:

اِنَّا لَا نَدْخُلُ الْکَنَائِسَ الَّتِیْ فِیْھَا ھٰذِہِ الصُّوَرُ

"ہم ان کنیسوں میں نہیں جاتے جن میں یہ تصویریں ہوتی ہیں۔"

بالجملہ حکم واضح ہے اور مسئلہ مستبین اور حرکاتِ مذکورہ بالیقین اور ان میں اعتقادِ ثوابِ ضلالِ مبین۔ اس شخص پر فرض ہے کہ اس حرکت سے باز آئے اور حرام میں ثواب کی

---

[1] علی بن سلطان القاری، امام: مرقاۃ شرح مشکوٰۃ — امدادیہ ملتان — ۸/۳۳۷

[2] محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام: صحیح بخاری — نور محمد، کراچی

امید سے، نہ خود گمراہ ہو، نہ جاہل مسلمانوں کو گمراہ بنائے۔ ان تصویروں کو ناآباد جنگل میں راہ سے دور نظرِ عوام سے بچا کر اس طرح دفن کر دیں کہ جُہّال کو ان پر اصلا اطلاع نہ ہو یا کسی ایسے ریا میں کہ کبھی پایاب نہ ہوتا ہو، نگاہِ جاہلان سے خفیہ عمیق کنڈے میں یوں سپرد کر دیں کہ پانی کی موجوں سے کبھی ظاہر ہونے کا احتمال نہ ہو، وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

یہ سب متعلق تصاویر ذی روح تھا، رہا نقشہ روضۂ مبارکہ، اس کے جواز میں اصلا مجالِ سخن و جائے دَم زَدن نہیں، جس طرح ان تصویروں کی حرمت یقینی ہے یونہی اس کا جواز اجماعی ہے۔ شرعِ مطہر میں ذی روح کی تصویر حرام فرمائی، حدیثِ پانزدہم میں اس قید کی تصریح گزری

حدیثِ اوّل میں ہے کہ ایک مصوّر نے حضرتِ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی خدمتِ والا میں حاضر ہو کر عرض کی، میں تصویر بناتا ہوں، اس کا فتوٰی دیجئے، فرمایا پاس آ، وہ پاس آیا، فرمایا پاس آ، وہ اور پاس آیا یہاں تک کہ حضرت نے اپنا دستِ مبارک اس کے سر پر رکھ کر فرمایا، کیا میں تجھے نہ بتادوں وہ حدیث جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سُنی؟ پھر حدیثِ مذکور مصوّروں کے جہنمی ہونے کی ارشاد فرمائی۔ اس نے نہایت ٹھنڈی سانس لی، حضرت نے فرمایا:

وَیْحَكَ اِنْ اَبَیْتَ اِلَّآ اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَیْكَ بِھٰذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَیْءٍ لَیْسَ فِیْهِ رُوْحٌ [1]

افسوس! تجھے اگر بے بنائے نہ بن آئے تو پیڑ اور غیر ذی روح چیزوں کی تصویریں بنایا کر۔

ائمۂ مذاہب اربعہ وغیرہم نے اس کے جواز کی تصریحیں فرمائیں۔ تمام کتبِ مذاہب اس سے مملو و مشحون ہیں۔

---

[1] محمد بن اسمٰعیل البخاری: بخاری شریف ۱/۲۹۶

ہر چند مسئلہ واضح اور حق لائح ہے مگر تسکین اوہام و تثبیت عوام کے لئے ائمۂ کرام و علماءِ اعلام کی بعض سندیں اس باب میں پیش کروں کہ کن کن اکابرِ دین و اعاظمِ معتمدین نے مزارِ مقدس اور اس کے مثل نعلِ اقدس کے نقشے بنائے اور ان کی تعظیم اور ان سے تبرک کرتے آئے اور اس باب میں کیا کیا کلمات روح افزائے مؤمنین و جانگزائے منافقین ارشاد فرمائے :

(۱) امام عثیم بن نسطاس تابعی مدنی (۲) امام محدثِ جلیل القدر ابونعیم صاحبِ حلیۃ الاولیاء (۳) امام محدث علامہ ابوالفرج عبدالرحمٰن ابن الجوزی حنبلی (۴) امام ابوالیمن ابن عساکر (۵) امام تاج الدین فاکہانی صاحبِ بحرِ منیر (۶) علامہ سیّد نورالدین علی بن احمد سمہودی مدنی شافعی صاحبِ کتاب الوفاء و وفاء الوفاء و خلاصۃ الوفاء (۷) سید عارف باللہ محمد بن سلیمان جزولی صاحب الدلائل (۸) امام محدّث فقیہ احمد بن حجر مکّی شافعی صاحبِ جوہرِ منظّم (۹) علّامہ حسین بن محمد بن حسن دیار بکری صاحب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم (۱۰) علامہ سیّدی محمد بن عبدالباقی زرقانی مالکی شارح مواہب لدنیہ و منح محمدیہ (۱۱) شیخ محقق مولانا عبدالحق محدّث دہلوی صاحبِ جذب القلوب (۱۲) محمد العاشق بن عمر الحافظ الرومی الحنفی صاحب خلاصۃ الاخبار ترجمۂ خلاصۃ الوفاء وغیرہم ائمہ و علماء نے مزارِ اقدس و اکرم سیّدِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم و قبورِ مقدسہ حضراتِ صدیقِ اکبر و فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے نقشے بنائے۔

مواہب اور اس کی شرح میں ہے :

(قد روی ابوداؤد والحاکم من طریق القاسم بن محمد بن ابی بکر) الصدیق (قال دخلت علی عائشۃ فقلت یا امۃ اکشفی لی من قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وصاحبیہ الحدیث (زاد الحاکم فرأیت رسول اللہ) ای قبرہ

(صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَدَّمًا وَاَبَا بَكْرٍ رَأْسُهٗ بَيْنَ كَتِفَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرَ رَأْسُهٗ عِنْدَ رِجْلَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال ابوالیمن بن عساکر وھٰذہٖ صفتہ :

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	

[1]

(وروی ابو بکر الآجری، الحافظ الامام توفی فی محرم سنۃ ست و ثلثمائۃ ۳۰۶ (فی کتاب صفۃ قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن عثیم بن نسطاس المدنی، تابعی مقبول کما فی التقریب (قَالَ رَأَيْتُ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِمَارَةِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَرَأَيْتُهٗ مُرْتَفِعًا نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِ اَصَابِعَ وَرَأَيْتُ قَبْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَرَاءَ قَبْرِهٖ وَرَأَيْتُ قَبْرَ عُمَرَ وَرَاءَ قَبْرِ اَبِيْ بَكْرٍ اَسْفَلَ مِنْهُ) ورواہ ابونعیم بزیادۃ وصورہ لنا:

المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[2]

---

[1] محمد بن عبد الباقی زرقانی، امام : زرقانی شرح مواہب قاہرہ، مصر ۳۳۶/۸

[2] " " " : " " " ۳۳۶/۸

(قد اختلف اهل السير وغيرهم في صفة القبور المقدسة
اوردها ابو اليمن (ابن عساكر) في كتابه (تحفة الزائر)
والصحيح منها روايتان احدهما ما تقدم عن القاسم والاخرى
وبها جزم رزين وغيره وعليها الاكثر كما قال المصنف
في الفصل الثاني وقال النووي انها المشهورة والسمهودي
انها اشهر الروايات ان قبره صلى الله تعالى عليه وسلم
الى القبلة مقدما بجدارها ثم قبر ابي بكر حذاء منكبي
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وقبر عمر حذاء منكبي
ابي بكر رضي الله تعالى عنهما وهذا صفتها:

المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم

الصديق رضي الله تعالى عنه

الفاروق رضي الله تعالى عنه [1]

ومرت واحدة من الضعيفة ولا حاجة لذكر باقيها اهـ ما في المواهب
وشرحها ملتقطا قلت وقد ذكر السبع جميعا الامام البدر المحمود العيني
في عمدة القاري فراجعها ان هويت۔

مطالع المسرات میں ہے:

وضع المؤلف صفة الروضة هكذا:

---

[1] محمد بن عبد الباقی زرقانی، امام: زرقانی شرح مواہب العامرہ، مصر ۳۳۸/۸

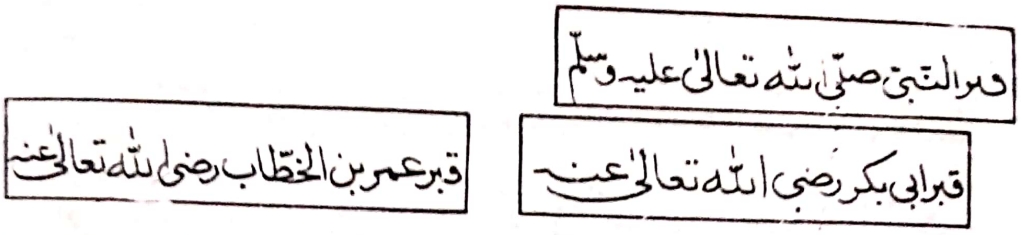

اَبُوْبَکْرٍ مُؤَخَّرٌ قَلِیْلًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنْ کَانَ خَلْفَہٗ وَعُمَرُ خَلْفَ رِجْلَیْ اَبِیْ بَکْرٍ وروی ابوداؤد والحاکم وصحح اسنادہ عن القاسم بن محمد الحدیث قال السمھودی وھذا ارجح ما روی عن القاسم بن محمد ثم صورھا عن ابن عساکر ھٰکذا :

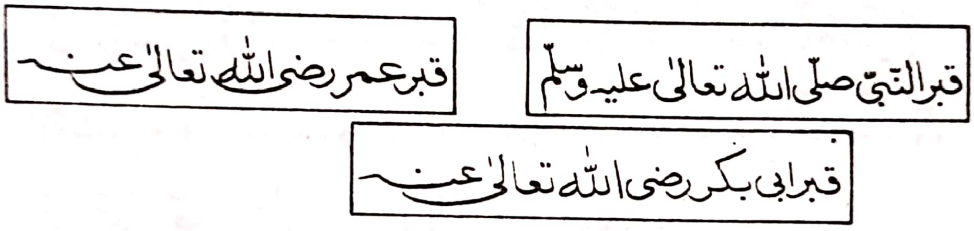

وصدر ابو الفرج ابن الجوزی بوصفھا ھٰکذا ونسب ابن حجر ھٰذہ الصفۃ الی الاکثر اھ[1] مختصرا۔

قُلْتُ وَوَقَعَ ھٰھُنَا فِی الْکِتَابِ تَخْلِیْطٌ وَاضْطِرَابٌ نَبَّھْتُ عَلَیْہِ عَلٰی ھَامِشِہٖ وَزَادَ السَّیِّدُ الْمُرْتَضٰی فِیْ اَسْفَلَ عَنْہُ فِیْ شَرْحِ الْاِحْیَاءِ شَیْئًا لَمْ اَجِدْہُ فِیْ نُسْخَتِیْ شَرْحِ الدَّلَائِلِ وَکَاَنَّھُوَ صَحِیْحٌ فِیْ نَفْسِہٖ وَذٰلِکَ اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ فِی الْمَطَالِعِ عَنِ ابْنِ الْجَوْزِیِّ صُوْرَۃً جَدِیْدَۃً فَکَانَ قَوْلُہٗ ھٰکَذَا اِشَارَۃً اِلٰی مَامَرَّ وَھُوَ الَّذِیْ نَسَبَہُ ابْنُ حَجَرٍ اِلَی الْجُمْھُوْرِ وَالْاَکْثَرِ کَمَا سَتَسْمَعُ فِیْمَا یُذْکَرُ اَمَّا الْمُرْتَضٰی فَنَقَلَ تَصْوِیْرَہٗ عَنِ الْمَطَالِعِ عَنِ ابْنِ الْجَوْزِیِّ بَعْدَ قَوْلِہٖ ھٰکَذَا ھٰکَذَا :

---

[1] محمد المھدی بن احمد بن علی بن یوسف الفاسی، امام : مطالع المسرات نوریہ رضویہ فیصل آباد ص : ۱۴۸

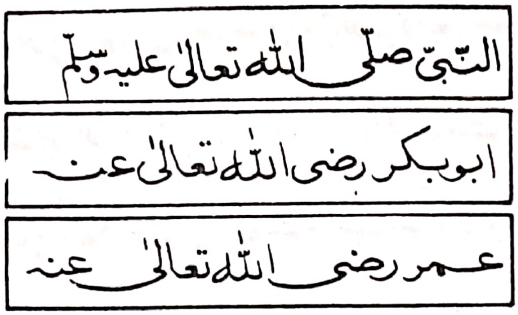

ثُمَّ عَقَّبَهٗ بِقَوْلِهٖ وَنَسَبَ ابْنُ حَجَرٍ هٰذِهِ الصِّفَةَ اِلٰى اَكْثَرِ الخ فَلَا اَدْرِىْ لَعَلَّ هٰذَا الْغَلَطَ فِى التَّصْوِيْرِ مِنَ النُّسَّاخِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

جوہر منظم امام ابن حجر میں ہے:

يُسَنُّ بَلْ يُتَأَكَّدُ اِذَا فَرَغَ مِنَ السَّلَامِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَاَخَّرَ اِلٰى صَوْبِ يَمِيْنِهٖ قَدْرَ ذِرَاعٍ لِلسَّلَامِ عَلٰى خَلِيْفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِىْ بَكْرِ ۚ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَرَّمَ وَجْهَهٗ لِاَنَّ رَاْسَهٗ عِنْدَ مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَتَاَخَّرُ اِلٰى يَمِيْنِهٖ اَيْضًا قَدْرَ ذِرَاعٍ لِلسَّلَامِ عَلٰى سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِاَنَّ رَاْسَهٗ عِنْدَ مَنْكِبِ اَبِىْ بَكْرٍ وَهٰذِهٖ صُوْرَةُ الْقُبُوْرِ الثَّلٰثَةِ الْكَرِيْمَةِ عَلَى الْاَصَحِّ الْمَذْكُوْرِ وَعَلَيْهِ الْجُمْهُوْرُ۔

ثُمَّ قَالَ بَعْدَ التَّصْوِيْرِ اِخْتَرْتُ وَضْعَهَا عَلٰى هٰذِهِ الْكَيْفِيَّةِ لِاَنَّهَا مُطَابِقَةٌ لِلْوَاقِعِ عِنْدَ تَوَجُّهِ الزَّائِرِ اِلَيْهِمُ الخ [1]

اگر معاذ اللہ دلائل الخیرات شریف سے نقشۂ مذکورہ نکالا جائے تو نہ صرف دلائل بلکہ ان سب کتب احادیث و سیر وغیرہا کے اوراق چاک کئے جائیں اور ان ائمہ

---

[1] احمد بن حجر الہیتمی المکی: الجوہر المنظم قادریہ رضویہ لاہور ص ۵۰

محدثین کے بنائے ہوئے نقشوں کا کیا علاج ہو جو زمانۂ تابعین و تبع تابعین سے قرناً فقرناً روایتِ حدیث میں نقشے بناتے آئے۔ اللہ عزوجل افراط و تفریط کی آفت سے بچائے۔ دلائل الخیرات شریف کو تالیف ہوئے پونے پانسو برس گزرے، جب سے کتاب مستطاب شرقاً غرباً عرباً عجماً تمام جہان کے علماء و اولیاء و صلحاء میں حرزِ جان و وظیفۂ دین و ایمان ہوا ہی ہے۔ یہ حسنِ قبول خدا و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم زید و عمرو کے مٹائے نہیں مٹ سکتا ؎

ہمہ شیرانِ جہاں بستہ ایں سلسلہ اند　　روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را

ہاں اب نئے زمانے فتنہ کے گھرانے میں وہ گمراہ بھی پیدا ہوئے جو عیاذاً باللہ دلائل الخیرات کو معدنِ شرک و بدعت کہتے ہیں مگر اُن کے بکنے سے اُمّتِ مرحومہ کا اتفاق و اطباق نہیں ٹوٹ سکتا ؎

مہ فشاند نور و سگ عو عو کند　　ہر کسے بر خلقتِ خود می تند

کشف الظنون میں ہے :

دَلَآئِلُ الْخَیْرَاتِ اٰیَۃٌ مِّنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ یُوَاظَبُ بِقِرَاءَتِہٖ فِی الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ وَلِلدَّلَآئِلِ اخْتِلَافٌ فِی النُّسَخِ لِکَثْرَۃِ رِوَایَتِہَا عَنِ الْمُؤَلِّفِ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی لٰکِنَّ الْمُعْتَبَرَ نُسْخَۃُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدِنِ السَّہْلِیِّ کَانَ الْمُؤَلِّفُ صَحَّحَہَا قَبْلَ وَفَاتِہٖ بِثَمَانِ سِنِیْنَ سَادِسَ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ سَنَۃَ ۸۶۲ھ[1] اھ ملخصًا۔

یعنی کتاب دلائل الخیرات اللہ تعالٰے کی آیتوں سے ایک آیت ہے کہ مشارق و مغارب میں ہمیشہ پڑھی جاتی ہے، اس کے نسخے مختلف ہیں

---

[1] مصطفٰی بن عبداللہ حاجی الخلیفہ : کشف الظنون　　بغداد　　۱/۷۵۹

مؤلف رحمہ اللہ تعالےٰ سے اس کی روایت بکثرت ہوئی مگر معتبر ابوعبداللہ محمد سہلی کا نسخہ ہے کہ مصنف قدس سرہ نے وصال شریف سے آٹھ برس پہلے ششم ربیع الاول ۸۶۲ھ کو اس کی تصحیح فرمائی تھی۔"

۱۳۔ علامہ محمد بن احمد بن علی فاسی مصری مطالع میں فرماتے ہیں :

اَعْقَبَ الْمُؤَلِّفُ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ رَضِیَ عَنْہُ تَرْجَمَۃَ الْاَسْمَاءِ بِتَرْجَمَۃِ صِفَۃِ الرَّوْضَۃِ الْمُبَارَکَۃِ وَالرَّوْضَۃِ الْمُقَدَّسَۃِ مُوَافِقًا فِیْ ذٰلِکَ وَتَابِعًا لِلشَّیْخِ تَاجِ الدِّیْنِ الْفَاکِہَانِیِّ فَاِنَّہٗ عَقَدَ فِیْ کِتَابَۃِ الْفَجْرِ الْمُنِیْرِ بَابًا فِیْ صِفَۃِ الْقُبُوْرِ الْمُقَدَّسَۃِ وَ مِنْ فَوَائِدِ ذٰلِکَ اَنْ یَّزُوْرَ الْمِثَالَ مَنْ لَّمْ یَتَمَکَّنْ مِنْ زِیَارَۃِ الرَّوْضَۃِ وَ یُشَاہِدَہٗ مُشْتَاقٌ وَ یَلْثِمَہٗ وَ یَزْدَادَ فِیْہِ حُبًّا وَّشَوْقًا [1]

"مؤلف رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فصل اسمائے طیبہ حضور سیدِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بعد صفت روضۂ مبارکہ کی فصل، بہ تبعیت و موافقت امام تاج الدین فاکہانی ذکر فرمائی کہ انہوں نے بھی اپنی کتاب فجرِ منیر میں قبورِ مقدسہ کی تصویر میں خاص ایک باب ذکر کیا اور اس میں بہت فائدے ہیں از انجملہ یہ کہ جسے روضۂ مبارکہ کی زیارت میسّر نہ ہوئی وہ اِس نقشۂ پاک کی زیارت کرے، مشتاق اسے دیکھے اور بوسہ دے اور نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کا شوق اس کے دل میں بڑھے۔"

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا اٰمِیْنَ

۱۴۔ اسی میں ہے :

---

[1] محمد المہدی الفاسی : مطالع المسرات نوریہ رضویہ، فیصل آباد ص: ۱۴۴

قَدْ كُنْتُ رَأَيْتُ تَالِيفًا لِبَعْضِ الْمَشَارِقَةِ يَقُوْلُ فِيْهَا اِنَّهٗ يَنْبَغِيْ لِذَاكِرِ اسْمِ الْجَلَالَةِ مِنَ الْمُرِيْدِيْنَ اَنْ يَكْتُبَهٗ بِالذَّهَبِ فِيْ وَرَقَةٍ وَيَجْعَلَهٗ نَصْبَ عَيْنَيْهِ فَاِذَا صَوَّرَ قَارِئُ هٰذَا الْكِتٰبِ الرَّوْضَةَ صُوْرَةً حَسَنَةً بِاَلْوَانٍ حَسَنَةٍ وَخُصُوْصًا بِالذَّهَبِ فَهُوَ مِنْ مَّعْنٰى ذٰلِكَ [1]

میں نے بعض علمائے مشرق کی تالیف میں دیکھا کہ جو مرید اسمِ پاک اللہ کا ذکر کرے، اسے چاہیئے کہ نام پاک اللہ ایک ورق میں سونے سے لکھ کر اپنے پیشِ نظر رکھے، تو جب اِس کتاب کا پڑھنے والا روضۂ مقدسہ کی خوبصورت تصویر خوشنما رنگوں سے رنگین خصوصاً آبِ زر سے بنائے تو وہ اسی قبیل سے ہے۔"

۱۵۔ اسی میں ہے :

وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُ مَنْ تَكَلَّمَ عَلَى الْاَذْكَارِ وَكَيْفِيَّةِ التَّرْبِيَةِ بِهَا اَنَّهٗ اِذَا كَمُلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَشْخَصْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ذَاتَهُ الْكَرِيْمَةَ بَشَرِيَّةً مِنْ نُّوْرٍ فِيْ ثِيَابٍ مِّنْ نُّوْرٍ يَعْنِيْ لِتَنْتَطِبَعَ صُوْرَتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رُوْحَانِيَّتِهٖ وَيَتَاَلَّفَ مَعَهَا تَاَلُّفًا يَتَمَكَّنُ بِهٖ مِنَ الْاِسْتِفَادَةِ مِنْ اَسْرَارِهٖ وَالْاِقْتِبَاسِ مِنْ اَنْوَارِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ يُرْزَقْ تَشَخُّصَ صُوْرَتِهٖ فَيَرٰى كَاَنَّهٗ جَالِسٌ عِنْدَ قَبْرِهِ الْمُبَارَكَةِ

يُشِيْرُ اِلَيْهِ مَتٰى مَا ذَكَرَهٗ فَاِنَّ الْقَلْبَ مَتٰى مَا شَغَلَهٗ شَيْءٌ اِمْتَنَعَ مِنْ قَبُوْلِ غَيْرِهٖ فِي الْوَقْتِ اِلٰى اٰخِرِ كَلَامِهٖ فَيَحْتَاجُ اِلٰى تَصْوِيْرِ الرَّوْضَةِ الْمُشَرَّفَةِ وَالْقُبُوْرِ الْمُقَدَّسَةِ لِيَعْرِفَ صُوْرَتَهَا وَ يَشْخَصُهَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَنْ لَمْ يَعْرِفْهَا مِنَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْهِ فِيْ هٰذَا الْكِتٰبِ مِمَّنْ كَانَ حَالُهٗ مَا ذَكَرْنٰهُمْ عَامَّةُ النَّاسِ وَجُمْهُوْرُهُمْ[1]

" بعض اولیائے کرام جنہوں نے ذکر و شغل سے تربیتِ مریدین کی ، کیفیت ارشاد کی بیان فرماتے ہیں کہ جب ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے کامل کرلے تو چاہیئے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا تصور اپنے پیشِ نظر جمائے، بشری صورت نور کی طلعت ، نور کے لباس میں تاکہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورتِ کریمہ اس کے آئینۂ دل میں جم جائے اور اس سے وہ الفت پیدا ہو کہ جس کے سبب حضور کے اَسرار سے فائدہ لے، حضور کے اَنوار کے پھول چُنے اور جسے یہ تصویر میسّر نہ ہو وہ یہی خیال جمائے گویا مزارِ مبارک کے سامنے حاضر ہے اور ہر بار جب ذکر میں نامِ پاک آئے، تصور میں مزارِ اقدس کی طرف اشارہ کرتا جائے کہ دل جب ایک چیز سے مشغول ہو جاتا ہے، پھر اس وقت دوسری چیز قبول نہیں کرتا تو اَب روضۂ مطہرہ و قبورِ معطّرہ کی تصویر بتانے کی حاجت ہوئی کہ جن دلائل الخیرات پڑھنے والوں نے ان کی زیارت نہ کی، اور اکثر ایسے ہی ہیں وہ انہیں پہچان لیں اور ذکر کے وقت ان کا تصور ذہن میں جمائیں۔

---

[1] محمد المہدی الفاسی : مطالع المسرات نوریہ رضویہ فیصل آباد ص : ۱۴۴

۱۶- اسی میں ہے :

وَقَدِ اسْتَنَابُوْا اَمْثَالَ النَّعْلِ عَنِ النَّعْلِ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنَ الْاِكْرَامِ وَالْاِحْتِرَامِ مَا لِلْمَنُوْبِ عَنْهُ وَذَكَرُوْا لَهٗ خَوَاصَّ وَبَرَكَاتٍ قَدْ جُرِّبَتْ وَقَالُوْا فِيْهِ اَشْعَارًا كَثِيْرَةً وَاَلَّفُوْا فِيْ صُوْرَتِهٖ وَرَوَوْهُ بِالْاَسَانِيْدِ وَقَدْ قَالَ الْقَائِلُ ؎

اِذَا مَا الشَّوْقُ اَقْلَقَنِيْ اِلَيْهَا وَلَمْ اَظْفَرْ بِمَطْلُوْبِيْ لَدَيْهَا
نَقَشْتُ مِثَالَهَا فِي الْكَفِّ نَقْشًا وَقُلْتُ لِنَاظِرِيْ قَصْرًا عَلَيْهَا [1]

"علمائے کرام نے نعلِ مقدس کے نقشے کو نعلِ مقدس کا قائم مقام بنایا اور اس کے لئے وہی اکرام و احترام جو اصل کے لئے تھا، ثابت ٹھہرایا اور اس نقشۂ مبارک کے لئے خواص و برکات ذکر فرمائے اور بلاشبہہ وہ تجربے میں آئے اور اس میں بکثرت اشعار کہے اور اس کی تصویر میں رسالے تصنیف کئے اور اسے سندوں کے ساتھ روایت کیا اور کہنے والے نے کہا جب اس کی آتشِ شوق میرے سینے میں بھڑکتی ہے اور اس کا دیدار میسّر نہیں ہوتا اس کی تصویر ہاتھ پر کھینچ کر آنکھ سے کہتا ہوں اسی پر بس کر۔"

۱۷- علّامہ تاج فاکہانی فجرِ منیر میں فرماتے ہیں :

مِنْ فَوَائِدِ ذٰلِكَ اَنَّ مَنْ لَمْ يُمْكِنْهُ زِيَارَةُ الرَّوْضَةِ فَلْيَزُرْ مِثَالَهَا وَلْيَلْثِمْهُ مُشْتَاقًا لِاَنَّهٗ نَابَ مَنَابَ الْاَصْلِ كَمَا قَدْ نَابَ مِثَالُ نَعْلِهِ الشَّرِيْفَةِ مَنَابَ عَيْنِهَا فِي الْمَنَافِعِ

---

[1] محمد المہدی الفاسی : مطالع المسرات نوریہ رضویہ فیصل آباد ص : ۱۴۴

وَالْخَوَاصِّ بِشَهَادَةِ التَّجْرِبَةِ الصَّحِيْحَةِ وَلِذَا جَعَلُوْا لَهٗ مِنَ الْاِكْرَامِ وَالْاِحْتِرَامِ مَا يَجْعَلُوْنَ لِلْمَنُوْبِ عَنْهُ

" نقشۂ روضۂ مبارکہ لکھنے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جسے اصل روضۂ اقدس کی زیارت نہ ملی وہ اس کی زیارت کرے اور شوقِ دل کے ساتھ اسے بوسہ دے کہ یہ مثال اسی اصل کی قائم مقام ہے جیسے نقشۂ نعلِ مقدس منافع وخواص میں بالیقین اس کا قائم مقام ہے جس پر صحیح تجربہ شاہدِ عدل ہے ولہٰذا علمائے دین نے نقشے کا اعزاز واِعظام وہی رکھا جو اصل کا رکھتے ہیں"

(۱۸) حضرت مصنّفِ دلائل قدس سرہ العزیز اس کی شرح کبیر میں اسے نقل فرماتے ہیں اور علّامہ ممدوح کی متابعت ظاہر کرتے ہیں :

حَيْثُ قَالَ اِنَّمَا ذَكَرْتُهَا تَابِعًا لِلشَّيْخِ تَاجِ الدِّيْنِ الْفَاكِهَانِيِّ فَاِنَّهٗ عَقَدَ فِيْ كِتَابِهِ الْفَجْرِ الْمُنِيْرِ بَابًا فِيْ صِفَةِ الْقُبُوْرِ الْمُقَدَّسَةِ وَقَالَ وَمِنْ فَوَائِدِ ذٰلِكَ الخ [۲]

(۱۹) امام ابواسحٰق ابراہیم بن محمد خلف السلمی الشہیر بابن الحاج المرنی الاندلسی رحمہ اللہ تعالٰے نے نقشۂ نعلِ مقدس کے بیان میں مستقل کتاب تالیف فرمائی۔

(۲۰) اسی طرح ان کے تلمیذ شیخ عزیز ابوالیمن ابن عساکر نے نفیس جلیل کتاب مسمّٰی بہ خدمۃ النعل للقدم المحمدی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم لکھی جس کے ساتھ اکابرِ ائمہ نے مثل کتبِ حدیث روایۃً سماعًا قراءۃً اِعتنائے تام کیا۔

(۲۱) امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحب ارشاد الساری شرح صحیح بخاری، مواہب لدنّیہ و

---

[۱] فجر منیر

[۲] محمد المہدی الفاسی : مطالع المسرات نوریہ رضویہ فیصل آباد ص: ۱۴۴

منح محمدیہ میں فرماتے ہیں :

قَدْ ذَكَرَ اَبُو الْيُمْنِ ابْنُ عَسَاكِرٍ تِمْثَالَ نَعْلِهِ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ فِيْ جُزْءٍ مُّفْرَدٍ رَوَيْتُهٗ قِرَاءَةً وَّ سَمَاعًا وَكَذَا اَفْرَدَهٗ بِالتَّاْلِيْفِ اَبُوْ اِسْحٰقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ السُّلَمِيُّ الْمَشْهُوْرُ بِابْنِ الْحَاجِّ مِنْ اَهْلِ الْمُرِيَّةِ بِالْاَنْدُلُسِ وَكَذَا غَيْرُهُمَا[1] وَلِلّٰهِ دَرُّ اَبِي الْيُمْنِ ابْنِ عَسَاكِرٍ حَيْثُ قَالَ ؎

يا منشدا فی رسم ربع خال ... ومناشدًا الدوارس الاطلال

دع نَدْبَ اٰثار وذکر ماثر ... لاحبۃ بانوا وَ عصرٍ خال

والثم ثری الاعم الکریم فحبذا ... ان فزت منہ بلثم ذا التمثال

صافح بہا خدًا و عفر وجنۃً ... فی تربہا وجدا و فرط تغال

یا شبہ نعل المصطفیٰ ﷺ حی الفدا ... لمحلک الاسمی الشریف العال

ھملت لمراک العیون وقد نای ... مرق العیون بغیر ما اھمال

وتذکرت عہد العقیق فناثرت ... شوقا عقیق المدمع الھطال

اذکرتنی قدما لہا قدم العلیٰ ... والجود والمعروف والافضال

لو ان خدی یحتذی نعلا لہا ... لبلغت من نیل المنیٰ اٰمال

او اَنَّ اَجفانی لوطء نعالہا ... ارضٌ سمت عزًّا بِذَا الاذلال

اھ بالالتقاط[2]

"خلاصہ یہ کہ ابن عساکر نے نعل اقدس کے باب میں ایک مستقل جزء تالیف کیا

---

[1] محمد بن عبد الباقی الزرقانی، امام : زرقانی علی المواہب عامرہ مصر ۵/۵۵

[2] " " " " : " " ۵/۵۵

جسے میں نے استاذ سے پڑھ کر، استاذ سے سن کر روایت کیا اور اسی طرح ابن الحاج اندلسی وغیرہما علماء نے اس بارے میں مستقل تصنیفیں کیں اور اللہ عزّ وجلّ کے لئے ہے خوبی، ابوالیمن ابنِ عساکر نے کیا خوب قصیدہ مدحِ شبیہ شریف میں لکھا جس میں فرماتے ہیں اے فانی کی یاد کرنے والے! ان چیزوں کی یاد چھوڑ اور تبرکاتِ شریفۂ مصطفٰے صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی خاکبوسی کر، زہے نصیب اگر تجھے اس تصویرِ نعلِ مبارک کا بوسہ ملے اپنا رخسارہ اس پر رکھ اور اس کی خاک پر اپنا چہرہ مَل! اے نعلِ مصطفٰے صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی تصویر تیری عزت و شرف و بلندی پر میری جاں قربان تجھے دیکھ کر آنکھیں ایسی بہ نکلیں کہ اب تھمنا بہت دور ہے۔ تجھے دیکھ کر انہیں مدینے کے وادیٔ عقیق میں مصطفٰے صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی رفتار یاد آگئی لہٰذا اپنے اشک رواں کے سرخ سرخ عقیق نچھاور کر رہی ہیں، اے تصویرِ نعلِ پاک تو نے مجھے وہ قدم پاک یاد دلا دیا جس کی بلندی وجود و احسان و فضلِ قدیم سے ہیں، اگر میرا رخسارہ تراش کر اس قدم پاک کے لئے کفش بناتے تو دل کی تمنا بر آتی یا میری آنکھ ان کی کفش مبارک کے لئے زمین ہوتی تو اس زمین ہونے سے عزت کا آسمان بن جاتی ع۔

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا يَا اَبَا الْيُمْنِ

(۲۲) ابوالحاکم بن عبدالرحمٰن بن علی بن عبدالرحمٰن الشہیر بابن المرحل کہ فضلائے مغاربہ سے ہیں، امام بقیۃ الحفاظ ابن حجر عسقلانی نے تبصیر میں ان کا ذکر لکھا، وصف نقشۂ نعل مبارک میں ان کا قصیدۂ غرّا شیخ ابن الحاج نے اپنی کتابِ مذکور میں ذکر کیا۔ امام قسطلانی نے اسے مَا اَحْسَنَهَا کہا یعنی کیا خوب فرمایا۔ اس کی بعض ابیاتِ کریمہ مواہب میں یہ ہیں:۔

مثالٌ لِنَعْلَیْ مَنْ اُحِبُّ هَوِیتُهٗ ۔۔۔ فها انا فی یومی ولیلی لاثِمُهٗ

اَجُرُّ علیٰ رأسی و وجهی ادیمَهٗ ۔۔۔ واَلْثِمُهٗ طورا وطورا اُلَازِمُهٗ

اُمَثِّلُهٗ فی رِجْلِ اَکرمِ مَنْ مَّشٰی ۔۔۔ فتُبْصِرُه عَیْنِیْ و ما اَنا حَالِمُهٗ

اُحَرِّکُ خدّی ثمّ اَحسِبُ وَقْعَهٗ ۔۔۔ علیٰ وَجْنَتِیْ خَطْوًا هُنَاکَ یُدَاوِمُهٗ

ومَنْ لّی بوَقْعِ النَّعلِ فی حَرِّ وَجْنَتِیْ ۔۔۔ لِمَاشٍ عَلَتْ فَوْقَ النُّجومِ بَرَاجِمُهٗ

سَاَجْعَلُهٗ فَوْقَ التَّرائِبِ عَوْذَةً ۔۔۔ لِّقَلْبِیْ لَعَلَّ الْقَلْبَ یَبْرَدُ حَاجِمُهٗ

وَاَرْبِطُهٗ فَوْقَ الشُّئُونِ تَمِیْمَةً ۔۔۔ لِّجَفْنِیْ لعلّ الْجَفْنَ یَرْقَا سَاجِمُهٗ

اَلَا بِاَبِیْ تِمْثَالُ نَعْلِ محمّدٍ ۔۔۔ لَطَابَ حَاذِیْهِ وَقُدِّسَ خَادِمُهٗ

یَوَدُّ هِلَالُ الْاُفْقِ لَوْ اَنَّهٗ هَوٰی ۔۔۔ یُزَاحِمُنَا فِی لَثْمِهٖ وَ نُزَاحِمُهٗ

سَلَامٌ عَلَیهِ کُلَّمَا هَبَّتِ الصَّبَا ۔۔۔ وَغَنَّتْ بِاَغْصَانِ الْاِرَاکِ حَمَائِمُهٗ [1]

" اپنے محبوب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تصویرِ نعلِ پاک کو میں دوست رکھتا اور رات دن اسے بوسہ دیتا ہوں، اپنے سَر اور منہ پر رکھتا اور کبھی چُومتا اور کبھی سینے سے لگاتا ہوں، میں اپنے دھیان میں اسے محبوب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے پائے اقدس میں تصوّر کرتا ہوں تو شدّتِ صدقِ تصوّر سے گویا اپنی آنکھوں سے جاگتے میں دیکھ لیتا ہوں اُس نقشۂ پاک کو اپنے رُخسارے پر رکھ کر جنبش دیتا ہوں اور یہ خیال کرتا ہوں کہ گویا وہ اُسے پہنے ہوئے میرے رخسار پر چل رہے ہیں، آہ! کون ایسی صورت کر دے کہ وہ پائے مبارک جو ستارگانِ آسمانِ ہشتم کے سَروں پر بلند ہوئے، اُن کی کفشِ مبارک چلنے میں میرے رخسارے

---

[1] محمد بن عبد الباقی الزرقانی : زرقانی علی المواہب عامرہ مصر ۵/۵۶-۵۵

پر پڑے۔ میں نقشۂ نعلِ مبارک کو اپنے سینے پر دل کا تعویذ بنا کر رکھوں گا شاید دل کی آگ ٹھنڈی ہو میں اسے سر پہ آنکھوں کا تعویذ بنا کر باندھوں گا، شاید بہتی پلکیں رُکیں، سُن لو! تصویرِ کفشِ مقدس پر میرا باپ نثار کیا اچھا ہے، اس کا بنانے والا اور جو اس کی خدمت کرے پاک ہو جائے ماہِ نو کی تمنا ہے، کاش آسمان سے اُتر کر اس نقشۂ مبارک کے بوسے میں ہم اور وہ باہم مزاحمت کرتے، اللہ عزوجل کا سلام اُترے محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر جب تک بادِ صبا چلے اور جب تک درخت اِراک کی ڈالیوں پر کبوتر گونجیں۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاُمَّتِهٖ اَبَدًا اٰمِيْنَ۔

(۲۳) نیز مواہبِ لدنیہ میں ہے:

مِنْ بَعْضِ مَا ذُكِرَ مِنْ فَضْلِهَا وَجُرِّبَ مِنْ نَفْعِهَا وَ بَرَكَتِهَا مَا ذَكَرَهُ اَبُوْجَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ وَكَانَ شَيْخًا صَالِحًا وَرَعًا قَالَ حَذَوْتُ هٰذَا الْمِثَالَ لِبَعْضِ الطَّلَبَةِ فَجَاءَنِيْ يَوْمًا فَقَالَ رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ مِنْ بَرَكَةِ هٰذَا النَّعْلِ عَجَبًا اَصَابَ زَوْجِيْ وَجَعٌ شَدِيْدٌ كَادَ يُهْلِكُهَا فَجَعَلْتُ النَّعْلَ عَلٰى مَوْضِعِ الْوَجَعِ وَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ اشْفِ بِبَرَكَةِ هٰذَا النَّعْلِ فَشَفَاهَا اللّٰهُ لِلْحِيْنِ [1]

"اِس مثالِ مبارک کے فضائل جو ذکر کیے گئے اور اس کے منافع و

---

[1] محمد بن عبد الباقی الزرقانی، امام: زرقانی علی المواہب عامۂ مصر ۵۵/۵

برکات جو تجربہ میں آئے ان میں سے وہ ہے جو شیخ صالح صاحب ورع و تقوٰے ابو جعفر احمد بن عبد المجید نے بیان فرمایا کہ میں نے نعلِ مقدس کی مثال اپنے بعض تلامذہ کو بنادی تھی، ایک روز انہوں نے آکر کہا رات میں نے اِس مثالِ مبارک کی عجیب برکت دیکھی، میری زوجہ کو ایک سخت درد لاحق ہوا کہ مرنے کے قریب ہوگئی، مَیں نے مثالِ مبارک موضعِ درد پر رکھ کر دعا کی کہ الٰہی اِس کی برکت سے شفاء دے، اللہ عزوجل نے فوراً شفا بخشی۔"

(۲۴) نیز امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ ابو اسحٰق ابراہیم بن الحاج فرماتے ہیں کہ ان کے شیخ الشیخ ابو القاسم بن محمد فرماتے ہیں :

وَمِمَّا جُرِّبَ مِنْ بَرَكَتِهٖ اَنَّ مَنْ اَمْسَكَهٗ عِنْدَهٗ مُتَبَرِّكًا بِهٖ كَانَ اَمَانًا لَّهٗ مِنْ بَغْيِ الْبُغَاةِ وَغَلَبَةِ الْعُدَاةِ وَحِرْزًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ وَعَيْنِ كُلِّ حَاسِدٍ وَاِنْ اَمْسَكَتْهُ الْحَامِلُ بِيَمِيْنِهَا وَقَدِ اشْتَدَّ عَلَيْهَا الطَّلْقُ تَيَسَّرَ اَمْرُهَا بِحَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقُوَّتِهٖ [1]

"نقشِ نعلِ مبارک کی آزمائی ہوئی برکات سے ہے کہ جو شخص بہ نیتِ تبرک اسے اپنے پاس رکھے، ظالموں کے ظلم اور دشمنوں کے غلبہ سے اَمان پائے اور وہ نقشِ مبارک ہر شیطان سرکش اور ہر حاسد کے چشمِ زخم سے اس کی پناہ ہو جائے اور زنِ حاملہ شدتِ دردِ زہ میں اگر اسے اپنے دہنے ہاتھ میں لے بعنایتِ الٰہی اس کا کام آسان ہو۔"

---

[1] محمد بن عبد الباقی الزرقانی، امام : زرقانی علی المواہب عامرہ مصر ۵۵/۵

(۲۵) علامہ احمد بن محمد مقری تلمسانی نے اِس باب میں دو مستقل کتابیں تصنیف فرمائیں ایک "النفحات العنبریّہ فی وصف نعل خیر البریّہ" صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کہ وجیز و نافع ہے، دوسری "فتح المتعال فی مدح خیر النّعال" کہ بسیط و جامع ہے، ان کتبِ مبارکہ میں عجب عجب فضائل و برکات، دَفعِ بَلیّات و قضائے حاجات کے جو اس نقشۂ مبارکہ سے خود مشاہدہ کئے اور سَلَف صالح و مُعاصِرین صالحین نے دیکھے، بکثرت بیان فرمائے، ان کا ذکر باعثِ تطویل ہے، جو چاہے فتح المتعال مطالعہ کرے۔

اب ہم بنظرِ اختصار ان باقی ائمہ و اَعلام کے بعض گرامی نام شمار کرنے پر اقتصار کریں جنہوں نے نقشۂ مبارکہ بنایا، بنوایا، بنا کر اپنے تلامذہ کو عطا فرمایا، اس سے تبرک کیا، اس کی مَدحیں لکھیں، اس سے فیض و برکت حاصل کرنے، اُسے سَر آنکھوں پر رکھنے، بوسہ دینے کی ترغیبیں کیں، احادیث کی طرح باہتمامِ تام اس کی روایتیں فرمائیں۔ جسے تفصیل دیکھنی ہو فتح المتعال وغیرہ کی طرف رجوع لائے، وباللہ التوفیق۔

(۲۶) امامِ اجل ابو اویس عبد اللہ بن عبد اللہ بن اویس بن مالک بن ابی عامر اصبحی مدنی کہ اکابرِ علمائے مدینہ طیّبہ و ائمۂ محدّثین و رجالِ صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و ترمذی و نسائی و ابنِ ماجہ اور تبعِ تابعین کے طبقۂ اعلیٰ سے ہیں، امامِ مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھنوئی اور بھتیجے یعنی ان کے حقیقی چچازاد بھائی کے بیٹے ہیں، ۱۶۷ھ میں انتقال فرمایا، انہوں نے خود اپنے واسطے امامِ مالک وغیرہ اکابر ائمۂ تابعین و تبعِ تابعین کے زمانے میں نعلِ اقدس نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی مثال بنوا کر اپنے پاس رکھی اور قَرناً فقرناً اِس مثال کے نقشے ہر طبقے کے علماء لیتے رہے۔

(۲۷) ان کے صاحبزادے، امامِ مالک کے بھانجے اسمٰعیل بن ابی اویس کہ امامِ بخاری و امامِ مسلم

کے استاذ اور رجالِ صحیحین اور اَتباعِ تبع تابعین کے طبقۂ اعلےٰ سے ہیں، امام شافعی و امام احمد رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے معاصر، ۲۲۶ھ میں وفات پائی۔

(۲۸) اُن کے شاگرد ابو یحییٰ بن مَیسرہ۔ (۲۹) اُن کے تلمیذ ابو محمد ابراہیم بن سہل سبتی۔

(۳۰) اُن کے شاگرد ابو سعید عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد اللہ مکّی۔

(۳۱) اُن کے تلمیذ محمد بن جعفر تمیمی۔

(۳۲) اُن کے تلمیذ محمد بن الحسین الفاسی۔

(۳۳) اُن کے شاگرد شیخ ابو زکریا عبد الرحیم بن احمد بن نصر بن اسحٰق بخاری۔

(۳۴) اُن کے تلمیذ شیخ فقیہ ابو القاسم حلی بن عبد السّلام بن حسین رمیکی۔

(۳۵) اُن کے ایک شاگرد شیخ عیاض۔

(۳۶) دوسرے تلمیذِ اجل امامِ اکمل حافظ الحدیث قاضی ابو بکر ابن العربی اشبیلی اندلسی۔

(۳۷) اُن دونوں کے شاگرد امام ابن العربی کے صاحبزادے فقیہ ابو زید عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد اللہ۔

(۳۸) اُن کے تلمیذ ابن الحیّہ۔

(۳۹) اُن کے شاگرد شیخ ابو الفضل ابن البرّ تونسی۔

(۴۰) اُن کے شاگرد شیخ ابنِ فہد مکّی۔

(۴۱) ح امامِ اجل ابن العربی ممدوح کے دوسرے شاگرد ابو القاسم خلف بن بشکوال

(۴۲) اُن کے تلمیذ ابو جعفر احمد بن علی اَوسی جن کے شاگرد ابو القاسم بن محمد اور اُن کے تلمیذ ابو اسحٰق ابراہیم بن الحاج، اُن کے شاگرد ابو الیمن ابنِ عساکر مذکور ہیں جن کے اقوالِ طیبہ اوپر مذکور ہوئے۔

(۴۳) ح امام اسمٰعیل بن ابی اویس مدنی ممدوح کے دوسرے تلمیذ ابو اسحٰق ابراہیم بن الحسین

(۴۴) اُن کے شاگرد محمد بن احمد فزاری اصبہانی۔

(۴۵) اُن کے تلمیذ ابوعثمٰن سعید بن حسن تستری۔

(۴۶) اُن کے شاگرد ابوبکر محمد بن عدی بن علی منقری۔

(۴۷) اُن کے تلمیذ ابوطالب عبداللہ بن حسن بن احمد عنبری۔

(۴۸) اُن کے شاگرد ابومحمد عبدالعزیز بن احمد کنانی۔

(۴۹) اُن کے تلمیذ ہبۃ اللہ بن احمد بن الکفانی دمشقی۔

(۵۰) اُن کے شاگرد حافظ ابوطاہر بن محمد بن احمد اسکندرانی۔

(۵۱) اُن کے تلمیذ ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن نجیبی۔

(۵۲) اُن کے شاگرد ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ سبتی انکے تلمیذ ابواسحٰق ابراہیم بن الحاج سلمی ممدوح، ان کے شاگرد ابنِ عساکر۔

(۵۳) اُن کے تلمیذ بدر فارقی۔ یہ تین سلسلے مثل سلاسلِ حدیث تھے، اِن کے علاوہ :

(۵۴) امام ابوحفص عمر فاکہانی اسکندرانی۔

(۵۵) شیخ یوسف تنائی مالکی۔

(۵۶) فقیہ ابوعبداللہ بن سلامہ۔

(۵۷) فقیہ محدث ابویعقوب۔

(۵۸) اُن کے شاگرد ابوعبداللہ محمد بن رشید فہری۔

(۵۹) حافظ شہیر ابوالربیع بن سالم کلاعی۔

(۶۰) اُن کے تلمیذ حافظ ابوعبداللہ بن الابار قضاعی۔

(۶۱) ابوعبداللہ محمد بن جابر وادی۔

(۶۲) خطیب ابوعبداللہ بن مرزوق تلمسانی۔

(۶۳) ابنِ عبدالمالک مراکشی۔

(۶۴) شیخ ابوالخصال۔

(۶۵) ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن عبدالحق انصاری معروف بابن القصاب۔

(۶۶) شیخ فتح اللہ حلبی بیلونی۔

(۶۷) قاضی شمس الدین ضیف اللہ ترابی رشیدی۔

(۶۸) شیخ عبدالنعیم سیوطی۔

(۶۹) محمد بن فرج سبتی۔

(۷۰) شیخ حبیب النسبی جن سے علامہ تلمسانی نے نقشۂ مقدسہ کی عجیب برکت شفاءً روایت کی۔

(۷۱) سیّد محمد موسےٰ حسینی مالکی معاصرِ علامۂ ممدوح۔

(۷۲) سیّد جمال الدین محدّث، صاحبِ روضۃ الاحباب۔

(۷۳) علامہ شہاب الدین خفاجی جنہوں نے فتح المتعال کی تعریف کی اور ہُوَ مُصَنَّفٌ حَسَنٌ فرمایا یعنی وہ خوب کتاب ہے۔

(۷۴) فاضل علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شارح مواہب و مؤطائ امام مالک۔

اب اور پانچ ائمۂ کرام کے اسمائے طیبہ عالیہ پر اکتفاء کیجئے جن کی امامتِ کبرےٰ پر اجماع اور ان کی جلالتِ شان و عظمتِ مکان مشہور و معروفِ بلاد و بقاع۔

(۷۵) امامِ اجل حافظ الحدیث زین الدین عراقی استاد امام الشان ابنِ حجر عسقلانی صاحبِ الفیہ سیرت وغیرہا۔

(۷۶) اُن کے ابنِ کریم علامۂ عظیم سیّدی ابوزرعہ عراقی۔

(۷۷) امامِ اجل سراج الفقہ والحدیث والملّۃ والدین بلقینی۔

(۷۸) امامِ جلیل محدثِ نبیل حافظ شمس الدین سخاوی۔

(۷۹) امامِ اجل واکرم علامۂ عالَم خاتم الحفاظ والمحدثین جلال الملۃ والشرع والدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنّا بہم یوم الدین آمین یارب العالمین۔

بالجملہ مزارِ مقدس کا نقشہ تابعینِ کرام اور نعلِ مبارک کی تصویر تبعِ تابعینِ اعلام سے ثابت اور جب سے آج تک ہر قرن و طبقہ کے علماءِ صلحاء میں معمول و رائج، ہمیشہ اکابرِ دین اُن سے

تبرک کرتے اور ان کی تکریم و تعظیم رکھتے آتے ہیں تو اب انہیں بدعتِ شنیعہ و شرک و حرام نہ کہے گا مگر جاہل بے باک یا گمراہ بد دین مریض القلب، ناپاک و العیاذ باللہ من مہاوی الہلاک۔ آجکل کے کسی نوآموز قاصر ناقص فاتر کی بات ان اکابر ائمہ دین و اعاظم علمائے معتمدین کے ارشادات عالیہ کے حضور کسی ذی عقل دیندار کے نزدیک کیا وقعت رکھتی ہے، عاقل منصف کے لئے اسی قدر کافی ہے واللہ الہادی و ولی الایادی بہ ثقتی وعلیہ اعتمادی۔

الحمد للہ کہ یہ مجمل جواب موضح صواب اواخر ذی الحجہ مبارکہ ۱۳۱۵ھ کے چند جلسوں میں تمام اور بلحاظ تاریخ **شفاء الوالہ فی صور الجیب و مزارہ و نعالہ**[۱] نام ہوا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ جَلَّ مَجْدُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ۔

اس تحریر کے چند ماہ بعد آجکل کے بعض ہندی[۲] صاحبوں نے اس کے مخالف تحریریں پیش کیں جن میں کسی امام معتمد یا عالم مستند سے اس کے خلاف پر اصلا سند نہ دی گئی۔ ہم ابھی گزارش کر چکے ہیں کہ ارشاداتِ ائمہ دین و علمائے معتمدین کے مقابل این و آں کے بے سند اقوال کیا قابل استدلال، قرونِ ثلاثہ میں باوصف تحقیق ضرورت اس کی طرف قولاً و فعلاً اصلا توجہ نہ پائے جانے کا جواب بھی واضح ہو چکا کہ زمانہ تابعین و تبع تابعین سے متوارث ہے، ضرورتِ شرعیہ بمعنے افتراض و وجوب نہ ہونا تو بدیہی، یونہی بایں معنٰی کہ کوئی امر مامور بہ فی الشرع عیناً اس پر موقوف ہو، واضح المنع نہ سہی مسلّم کہ مقتضی عین موجود، مذکر حاصل، موانع مفقود جس سے باوصفِ تحقیق خطور بالبال و خصوص احتیاج بالقصد امتناع پر اطباق و اجماع مفہوم ہو اور جہاں ایسا نہیں وہاں عدمِ وقوع ہرگز مفید کف قصدی نہیں کہ وہی مقدور ہے اور اس میں اتباع وَقَدْ حَقَّقْنَا هٰذِهِ الْمَبَاحِثَ فِیْ کِتَابِنَا الْمُبَارَکِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی الْبَارِقَۃِ الشَّارِقَۃِ عَلٰی مَارِقَۃِ الْمُشَارِقَۃِ۔

---

[۱] ہمزہ بے مرکز محوظ العدد است۔ [۲] یعنی فتوائے مولوی عبد الحی لکھنوی۔

اس قضیہ کو اگر یوہیں مرسل رکھیں تو صدہا مسائل شرعیہ اور خود صاحبِ تحریر مذکور کی تحریرات کثیرہ اس کی ناقض و مناقض موجود ہیں جن میں بعض ہمارے رسالہ سُرورُ العیدِ السَّعید فی حِل الدعاء بعدَ صلاۃِ العید میں بحوالہ جلد وصفحہ مذکور ہیں۔

رہا یہ کہ نقشۂ کعبۂ معظمہ و روضۂ منورہ کو ان کا عین یا تمام میں مساوی سمجھنا کہ نقشۂ کعبہ کے طواف سے حج ادا ہو جاتے اور حج کے بعد نقشۂ روضہ کے پاس حاضری زیارتِ مقدسہ کی حاضری سے مغنی ہو جائے، یہ کسی جاہل کا بھی زعم نہیں ہے، ایسے اوہامِ باطلہ البتہ مشرکین و روافض کو پیدا ہوتے ہیں۔ اِس رسالہ اسلمی میں قطع نظر اِس سے کہ وہ کیا اور کیسا رسالہ اور کہاں تک محلِ استناد میں پیش ہونے کی لیاقت رکھتا ہے، اسی وہم پر اعتراض ہے وہ اِس طریقۂ انیقہ پر جو ائمۂ کرام و علمائے اعلام میں معمول و مقبول رہا، اصلا وارد نہیں۔

وباللہ التوفیق واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم
